اللہ کے حبیب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع

شبكة الألوكة
www.alukah.net

خالد بن محمد الشهري

www.alukah.net

اللہ کے حبیب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع

تالیف:

خالد بن محمد الشہری

شبكة الألوكة - قسم الكتب

www.alukah.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لذكرك رسولَ الله خبَّت مطيتي مسافةَ أرباعٍ تروحُ وتغتذي

ترجمہ: اے اللہ کے رسول آپ کی یاد کی شدت میں میری سواری میلوں کا سفر طے کر کے آپ تک آئی ہے۔

أحبكم أي وربي حبا سما في فؤادي
أعيش به في حياتي وينفعني يوم التنادي

ترجمہ: قسم اللہ کی، میں آپ سے ایسی محبت کرتا ہوں جو میرے دل میں جاگزیں ہے، اسی محبت کے سہارے میں جی رہا ہوں اور یہی بروز قیامت مجھے فائدہ بھی دے گی۔

اللہ کے حبیب ﷺ کا دفاع:

اے اللہ!

حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان وزمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کا نور ہے۔

حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان وزمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کا تھامنے والا ہے۔

حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان وزمین کا اور جو کچھ اس میں ہے سب کا رب ہے۔

حمد تیرے ہی لیے ہے کہ توسچ ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا قول سچا ہے، تیری ملاقات سچی ہے، جنت سچ ہے اور دوزخ سچ ہے، سارے انبیاء سچے ہیں اور محمد ﷺ سچے ہیں۔

شبكة الألوكة - قسم الكتب

اور درود و سلام نازل ہو محمد بن عبد اللہ ﷺ پر جو رحمت للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ جن کے قدم روئے زمین پر پڑنے والے قدموں میں سب سے بہتر تھے اور جن کے ہم مثل کسی شخص پر آسمانِ جہاں سایہ فگن نہیں ہوا۔

أعـذني ربَّ مـن حصـرٍ وعـيٍّ ومـن نـفـس أعـالجـهـا عـلاجـا

ترجمہ: اے میرے رب میں بخالت، عاجز کلامی اور ایسے مذموم نفس سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی اصلاح کے لئے میں ہمہ دم کوشاں رہتا ہوں۔

ابتدا سے پہلے:

اب آیئے اللہ کے حبیب ﷺ کی زبانی آپ کے زمانہ طفولت کی داستان کو سنتے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

دو لوگ آئے جنہوں نے سفید لباس زیب تن کیا تھا۔ پس مجھے لِٹایا، میرے پیٹ کو چاک کیا اور پتہ نہیں میرے پیٹ میں وہ لوگ کس چیز کو تلاش کرنے لگے۔

نیز آپ کی والدہ نے بھی ہمیں آپ کے متعلق خبر دی ہے، چنانچہ فرماتی ہیں: میرے لخت جگر کی ایک الگ ہی شان ہے، کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتلاوں؟ (فرماتی ہیں) جب آپ ﷺ میرے رحم میں آئے تو میں نے اپنے اندر سے ایسے نور کو نکلتے ہوئے دیکھا جس نے تا حد نگاہ ملک شام کے محلات روشن کر دئے۔

نیز میں نے آپ ﷺ کے حمل سے خفیف اور آسان و آرام دہ حمل کسی کا نہیں دیکھا۔

شائد آپ نے اللہ کے اس حبیب کو پہچان لیا ہو گا!

www.alukah.net
شبكة الألوكة

جی جی یہ وہی ہیں، یہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، بھلا وہ کون ہو گا جو آپ کو نہیں پہچانے گا۔ آپ کے کل پانچ مبارک نام ہیں جن سے اللہ رب العالمین نے آپ کو موسوم کیا ہے (اور متعدد اسماء کا ہونا صاحب اسم کی عظمت پر دلیل ہوتا ہے):

وہ نام یہ ہیں: محمد، احمد، المقفی، العاقب اور الحاشر۔

آپ کے دادا عبد المطلب فرماتے ہیں:

وشق له من اسمه ليجله ... فذو العرش محمود وهذا محمد

ترجمہ: بطور تعظیم اللہ نے آپ کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے، لہذا عرش والا محمود اور آپ محمد ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے والدین قربان ہوں، آپ کے بہت سارے صفات ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: آپ نبی رحمت ہیں، آپ نبی ملحمہ (جنگ وحرب والے نبی) ہیں، آپ نبی توبہ ہیں۔

زمانہ طفولت میں نبوی عظمت کے مظاہر:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ طفولت میں آپ کی عظمت کے کئی ایسے واضح مظاہر موجود ہیں جو اس بات پر دال ہیں کہ کس طرح اللہ رب العالمین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی ہے۔ اس لئے کہ اللہ کو آپ کو سارے جہان کے لئے نذیر بنانا تھا، آپ پر نبوت ورسالت کے سلسلہ کو ختم کرنا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات آسمانوں پر بلانا تھا تاکہ آپ سدرۃ المنتہی تشریف لا سکیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی اور نہیں پہنچ سکتا۔

میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، زمانہ طفولت میں آپ کی عظمت وفضیلت کے چند مظاہر درج ذیل ہیں:

1۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش نکاح شرعی کی بدولت ہوئی تھی، نہ کہ زنا وبدکاری کی بدولت۔ یقینا یہ اللہ رب العالمین کی جانب سے آپ کی عزت کی خاص حفاظت تھی۔

شبكة الألوكة - قسم الكتب

2۔ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ حالت حمل میں وہ کمزوری نہیں محسوس کرتی تھیں جو عام حمل میں محسوس ہوتی ہے۔

3۔ آپ ﷺ کی والدہ نے جب آپ کو جنا تو انہوں نے ایک نور کو اپنے اندر سے نکلتے ہوئے دیکھا جس نے ملک شام کے محلات روشن کر دئے تھے۔

4۔ اس ہانڈی کا ٹوٹ جانا جو، قریش کی عورتوں کی عادت کے مطابق، نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے بعد آپ کے اوپر رکھی گئی تھی۔ چنانچہ صبح وہ دو حصوں میں ٹوٹی ہوئی پائی گئی اور آپ ﷺ نے اس کے نیچے رات نہیں گزاری۔

5۔ ایوان کسری کا لرز اٹھنا اور اس کے چودہ بالا خانوں کا گر پڑنا۔

6۔ فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے نہیں بجھ سکی تھی، اس کا بجھ جانا۔

7۔ جس گھر میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی اس کا پُرنور ہو جانا۔ اور ستاروں کا نبی اکرم ﷺ کے اتنا قریب نظر آنا گویا کہ اب وہ آپ پر گر پڑیں گے۔

یہ اور اس جیسی دوسری نشانیاں وعلامات جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئی تھیں، آپ کی علو مرتبت اور مستقبلِ عالم میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کا پتہ دے رہی ہیں۔

ایام شباب میں نبوی عظمت کے مظاہر:

آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف مراحل، یعنی آپ کے بچپن اور جوانی میں ایسی علامات ونشانیاں ہیں جو اللہ کی جانب سے آپ ﷺ کی عزت وتکریم اور ہر شر سے آپ کی حفاظت پر دلیل ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1۔ کم سنی میں آپ ﷺ کے ذریعہ بارش کی دعا کروانا۔ آپکے چچا ابو طالب نے آپ سے بارش کی دعا کروائی جبکہ آپ ابھی کم سن لڑکے تھے۔

اسی موقع پر انہوں نے یہ شعر کہا تھا:

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للأرامل

ترجمہ: ایسا پُر نور چہرہ کہ لوگ اس کے وسیلے سے بارش کی دعائیں کرتے ہیں، آپ یتیموں کے حامی اور بیواؤں کے محافظ ہیں۔

2۔ آپ ﷺ کا ستر کبھی منکشف نہیں ہوا۔ اس تعلق سے ایک عجیب وغریب قصہ مروی ہے کہ جب قریش کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے تو وہ اپنے ازار کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر باندھ لیتے تھے تاکہ پتھر سے ہونے والی تکلیف سے بچ سکے۔ نبی اکرم ﷺ بھی پتھر اپنے کاندھے پر ڈھو رہے تھے لیکن آپ کے کاندھے پر (پتھر کی تکلیف سے بچنے کے لئے) کوئی چیز نہیں تھی۔ چنانچہ جب آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس حال میں دیکھا تو فرمایا کہ آپ بھی اپنے ازار کو اپنے کاندھے پر رکھ لیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ لیکن جب آپ ﷺ نے اپنا ازار اٹھایا تو آپ گر پڑے اور غیب سے کسی پکارنے والے کو پکارتے سنا، وہ آپ کو اپنا ستر ڈھانکے رکھنے کا حکم دے رہا تھا۔ لہذا آپ نے اپنا ستر ڈھانک لیا اور اس کے بعد کبھی منکشف ہونے نہیں دیا۔

www.alukah.net

3۔ بحیرہ راہب کا مشہور و معروف قصہ کہ وہ کبھی اپنے گرجا سے نیچے نہیں اترا سوائے اس وقت جب اُس قافلہ کا گزر وہاں سے ہوا جس میں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے۔

4۔ حجر اسود کو نصب کرنے کے وقت، سرداران قریش میں جب اختلاف ہوگیا تھا اس موقع پر آپ ﷺ کا فیصلہ کرنا۔ چنانچہ جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کو (سب سے پہلے) وہاں آتے ہوئے دیکھا تو کہا ''یہ تو محمد امین ہیں، ہم ان کو اپنا فیصل ماننے پر راضی ہیں"

چنانچہ یہ تمام تر واقعات اس بات پر دلیل ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی، آپ ﷺ کو منصب نبوت ورسالت کے لئے تیار کر رہا تھا کیوں کہ یہ تمام بزرگیاں آپ سے قبل کسی شخص میں بیک وقت جمع نہیں ہوئی تھیں۔

صداقت وامانت:

صداقت وامانت آپ ﷺ کی اہم ترین صفات میں سے ہیں۔ اس کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

1۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کے ساتھ آپ ﷺ کا واقعہ اور انکے مال سے تجارت کرنے میں آپ کی امانت داری۔

2۔ آپ ﷺ کو زمانہ جاہلیت میں امین کے لقب سے ملقب کیا جاتا تھا۔

3۔ آپ کے دشمنوں کا آپ کی سچائی کی گواہی دینا۔ جیسا کہ ولید بن مغیرہ، حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور نضر بن حارث وغیرہ سرداران قریش، نبی اکرم ﷺ سے سخت دشمنی کے باوجود، جھوٹ کے علاوہ ہر تہمت سے آپ کو متہم کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ کبھی آپ کو جادوگر، کبھی نجومی اور کبھی شاعر وغیرہ قرار دیا کرتے تھے لیکن ان میں سے کسی نے بھی کبھی بھی آپ کو جھوٹا نہیں کہا۔ اللہ تعالی کا فرمان

ہے: ﴿قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُۥ لَيَحْزُنُكَ ٱلَّذِى يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾﴾ [سورة الأنعام:33].

ترجمہ: ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو ان کے اقوال مغموم کرتے ہیں، سو یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

4۔ اپنی تمام تر دشمنی کے باوجود وہ لوگ آپ ﷺ کی امانت داری پر مکمل اعتماد کرتے تھے، بلکہ اپنی امانتیں بھی آپ کے پاس رکھا کرتے تھے۔ یقینا یہ بہت عجیب بات ہے کیوں کہ وہ دن میں آپ ﷺ سے قتال بھی کیا کرتے تھے اور رات میں اپنا مال آپ کے پاس بطور امانت بھی رکھا کرتے تھے۔ یقینا اپنی سخت دشمنی کے باوجود یہ سب کچھ صرف نبی اکرم ﷺ کی امانت داری پر مکمل اعتماد کرنے کی وجہ سے تھا۔

کیا آپ نے کسی کو اپنا مال بطور امانت اپنے سب سے بڑے دشمن کے پاس رکھتے ہوئے دیکھا ہے؟ اللہ کی قسم! یقینا یہ آپ ﷺ کی نبوت (کے برحق ہونے) کی سب سے بڑی علامت ہے اور اسے صرف علم والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے معجزات:

معجزہ سے مراد وہ چیز ہے جس کو نبی اپنے دعوی کی تصدیق کے لئے پیش کرتا ہے اور بنی نوع انسان اس چیز کو انجام دینے یا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ نیز معجزہ ہی کو آیت (نشانی) کہتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی نبی بغیر معجزوں کے نہیں ہوتا۔

چنانچہ اللہ کے حبیب محمد ﷺ کے معجزوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے اور بعض علماء کے اعداد و شمار کے مطابق ان کی تعداد ہزار یا اس سے بھی زیادہ کو پہنچتی ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

1۔ آپ ﷺ کا سب سے عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ قُل لَّئِنِ ٱجۡتَمَعَتِ ٱلۡإِنسُ وَٱلۡجِنُّ عَلَىٰٓ أَن يَأۡتُواْ بِمِثۡلِ هَٰذَا ٱلۡقُرۡءَانِ لَا يَأۡتُونَ بِمِثۡلِهِۦ وَلَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٖ ظَهِيرٗا ﴿٨٨﴾ ﴾ [سورة الإسراء: 88].

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مدد گار بھی بن جائیں.

2۔ چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا۔ فرمان باری ہے: ﴿ٱقۡتَرَبَتِ ٱلسَّاعَةُ وَٱنشَقَّ ٱلۡقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِن يَرَوۡاْ ءَايَةٗ يُعۡرِضُواْ وَيَقُولُواْ سِحۡرٞ مُّسۡتَمِرّٞ ﴿٢﴾﴾ [سورة القمر: 1-2].

ترجمہ: قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔

چاند کا دو ٹکڑے میں بٹ جانا نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ہوا تھا اور قریش اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی اسے دیکھا تھا۔

3۔ اسراء ومعراج اور جو عجیب وغریب چیزیں اس دوران وقوع پذیر ہوئیں۔ نیز پنج وقتہ نمازوں کی فرضیت۔ اور اسراء ومعراج کا قصہ تو بہت مشہور ومعروف ہے۔

اگر ہم آپ ﷺ کے تمام معجزوں کو بیان کرنے کی کوشش کریں تو نہ ہمیں یہ وقت کافی ہوگا اور نہ ہی یہ اوراق ان کا احاطہ کر سکیں گے۔ لہذا ہم فقط بعض عجائب کے ذکر پر ہی اکتفا کریں گے جو کتاب وسنت سے ثابت ہیں اور اس مختصر تذکرے سے ہم بہت سارے اور بڑے تفصیلی امور پر استدلال کریں گے۔ (کیوں کہ مثل مشہور ہے، بجز مکمل ہار کے) آپ کے لئے ہار کا وہ حصہ ہی کافی ہے جو گردن کے اطراف پر موجود ہے۔

لہذا نبی ﷺ سے ثابت بعض معجزات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ آپ ﷺ مستجاب الدعوات تھے:

(أ) جب آپ ﷺ نے اہل مکہ پر قحط کی بد دعا کی تو ان کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ انہیں مارے بھوک کے آسمان میں دھواں دھواں دکھائی دینے لگا تھا۔ اس بات کا ذکر قرآن کریم کے اس فرمان الہی میں بایں طور مذکور ہے: ﴿فَٱرۡتَقِبۡ يَوۡمَ تَأۡتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٖ مُّبِينٖ ١٠ يَغۡشَى ٱلنَّاسَۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٞ ١١﴾ [سورة الدخان:10-11].

ترجمہ: آپ اس دن کے منتظر رہیں جب کہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا. جو لوگوں کو گھیر لے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے۔

(ب) امام نسائی رحمہ اللہ نے ام قیس رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتی ہیں: میرا بیٹا فوت ہو گیا۔ مجھے اس پر سخت صدمہ ہوا۔ میں نے غسل دینے والے سے کہا: میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دینا کہ تو اسے مار دے۔ (میرا بھائی) حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے

پاس گیا اور میری یہ بات آپ کو بتائی، آپ مسکرائے اور فرمایا :" کیا کہا اس نے ؟ اس کی عمر لمبی ہو۔" ہم کوئی اور عورت ایسی نہیں جانتے جسے اس جیسی عمر دی گئی ہو۔

(ج) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حق میں نبی اکرم ﷺ کا مال واولاد کی کثرت کی دعا کرنے کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں انہی سے مروی ہے، کہتے ہیں: آج میری اولاد، اور اولاد کی اولاد کی گنتی سو کے لگ بھگ ہے۔ (اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(د) امام بخاری نے عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ بچپن میں ان کی والدہ انہیں نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر گئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس سے بیعت لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو ابھی بچہ ہے۔ پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا کی۔

لہذا وہ اپنی تجارت میں بہت برکتوں والے تھے، یہاں تک کہ ابن عمر اور اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما ان سے کہا کرتے تھے کہ آپ ہمیں اپنی تجارت میں شریک کر لیجئے کیوں کہ نبی ﷺ نے آپ کے حق میں دعا کی ہے۔ چنانچہ وہ انہیں شریک کر لیا کرتے تھے۔

(ھ) جب عتیبہ بن ابو لہب نے آپ ﷺ کی بیٹی کو طلاق دے دیا، آپ کے ساتھ زیادتی کی اور آپ کی قمیص پھاڑ ڈالی تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر بد دعا کی اور فرمایا: میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھ پر اپنے کتے کو مسلط کر دے۔

چنانچہ عتیبہ ایک بار قریش کے کچھ لوگوں کے ہمراہ سفر میں گیا۔ جب انہوں نے ملک شام کے مقام زرقاء میں پڑاؤ ڈالا تو رات کے وقت شیر نے ان کا چکر لگایا۔ عتیبہ نے دیکھتے ہی کہا: ہائے میری تباہی! یہ خدا کی قسم مجھے کھا جائے گا۔ جیسا کہ محمّد ﷺ نے مجھ پر بد دعا کی ہے۔ دیکھو میں شام میں ہوں، لیکن ابن ابی کبشہ (محمد ﷺ) نے مکّے میں رہتے ہوئے مجھے مار ڈالا۔ پس اس شیر نے اس پر حملہ کیا اور ایک

ہی بار میں اسے چبا گیا۔ نیز وہ شیر سوائے اس کے اور کسی کے قریب تک نہیں گیا۔ کیسی عجیب بات ہے ناں!!

2۔ کھانے اور پینے کی اشیاء میں اضافہ کر دینا:

(ا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا وہ قصہ کہ انہوں نے دسیوں لوگوں کو نبی ﷺ کے عطا کردہ دودھ کے پیالے سے دودھ پلایا۔ (یہ قصہ صحیح بخاری میں موجود ہے)

(ب) متعدد غزوات میں صحابہ کے کھانوں میں اضافہ کر دینا یہاں تک کہ ان کے لئے خوب فراوانی ہو گئی جبکہ وہ سینکڑوں کی تعداد میں تھے۔

(ج) غزوہ خندق کے موقع پر جابر بن عبد اللہ کا قصہ اور ان کا ایک ہی برتن سے سینکڑوں صحابہ کو کھانا کھلانا۔ (یہ قصہ مسند امام احمد بن حنبل میں موجود ہے)

(د) کئی دفعہ ایسی جگہوں پر جہاں پانی موجود نہیں تھا، نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کا جاری ہو جانا۔ (یہ قصہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مسند امام احمد میں موجود ہے)

3۔ جب آپ ﷺ صحراء میں (قضائے حاجت کے لئے) نکلے تھے اس وقت درخت کا آپ ﷺ کا مطیع ہو جانا، حتی کہ وہ آپ کے اور لوگوں کے درمیان مانند حجاب ہو گیا۔ چنانچہ قضائے حاجت کرتے ہوئے کوئی آپ کو نہیں دیکھ رہا تھا۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے۔

4۔ جب کھجور کے تنے نے خطبہ جمعہ میں نبی اکرم ﷺ کو (اپنے اوپر سے) گم پایا تو فرط محبت میں رونے لگا، یہاں تک کہ اہل مسجد نے کسی بچے کی طرح اس کے رونے کی آواز سنی کیوں کہ (ہر جمعہ) وہ نبی اکرم ﷺ سے اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا۔ (یہ قصہ صحیح بخاری میں موجود ہے)

www.alukah.net

5۔ نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا۔(اسے امام بزار نے اور امام طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے)

6۔ کئی مقامات پر شجر و حجر کا آپ ﷺ کو سلام کرنا۔(اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے)

7۔ جانوروں اور حیوانوں کا آپ ﷺ سے گفتگو کرنا، جیسا کہ دواوین سنت میں مروی ہے۔ مثلا اونٹ اور قُبَّرہ نامی پرندے کا آپ سے گفتگو کرنا۔

8۔ نبی ﷺ کے لعاب سے مریضوں کو شفا ملنا۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا۔

9۔ آپ ﷺ کا غیب کی باتیں بتانا اور ان کا مستقبل میں بعینہ واقع ہو جانا۔

10۔ بھیڑیا کا آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دینا:

چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اسے پکڑ لیا۔ چرواہا بھاگا اور بکری چھڑا لی۔ بھیڑیا اپنی دم کے بل بیٹھ گیا اور بولا: "تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟ تم نے مجھ سے اللہ کا بھیجا ہوا رزق چھینا ہے۔ چرواہا حیرت سے بولا: "تعجب ہے بھیڑیا مجھ سے انسانوں کی طرح باتیں کرتا ہے۔" بھیڑیا بولا: "میں تمھیں اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز بات نہ بتاؤں۔ محمد ﷺ لوگوں کو گئے زمانے کی باتیں بتاتے ہیں۔" چرواہا اپنی بکریاں ہانکتا ہوا مدینہ منورہ پہنچا۔ اس نے اپنی بکریاں ایک گوشے میں محفوظ کیں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ پورا واقعہ آپ ﷺ کے گوش گزار کر دیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے "الصلاۃ جامعۃ" کی ندا لگائی گئی۔ پھر آپ نے چرواہے سے فرمایا: "وہی واقعہ ان کے سامنے بیان کرو۔" اس نے پورا واقعہ سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس نے بالکل سچ کہا۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک درندے انسانوں سے

شبكة الألوكة - قسم الكتب

باتیں نہیں کریں گے۔ اور انسان کے اپنے کوڑے کا پھندنا اور جوتے کا تسمہ اس سے باتیں کریں گے اور اس کی ران اسے بتائے گی کہ اس کے گھر والے اس کی عدم موجودگی میں کیا کچھ کرتے رہے۔

ان سب کے بعد کیا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ ہم ان لوگوں کو حیرت و تعجب کی نگاہ سے دیکھیں جو اب بھی نبی اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔

شان نبوت کے خلاف تہمتیں اور شبہات

فرمان باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾﴾ [سورة الأحزاب:57].

ترجمہ: ولوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔

کوئی نبی اور رسول اللہ نے ایسا نہیں بھیجا جس کا سامنا ایسے دشمنوں سے نہ ہوا ہو جنہوں نے اسے جھٹلایا نہ ہو اور لوگوں کو اس کی نبوت کے متعلق شک وشبہ میں مبتلا نہ کیا ہو۔ لہذا یہ تو اللہ کی سنت رہی ہے۔ فرمان باری ہے: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا شَيَٰطِينَ ٱلْإِنسِ وَٱلْجِنِّ يُوحِى بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ ٱلْقَوْلِ غُرُورًا﴾ [سورة الأنعام:112].

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کئے تھے کچھ آدمی اور کچھ جن، جن میں سے بعض بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈال دیں۔

اور ہمارے نبی ﷺ بھی کوئی انوکھے نبی نہیں تھے۔ لہذا آپ کو بھی اپنے نبی بھائیوں کی طرح تکذیب، دشمنی، قتال، جلاوطنی، قید وبند اور استہزاء ومذاق وغیرہ سے جوجھنا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود یہ چیزیں آپ ﷺ کو نہ دعوت سے روک سکیں اور نہ آپ کی ہمت وعزیمت کو کمزور کر سکیں۔ بلکہ آپ کسی بلند ٹیلے کی مانند ثابت قدم رہے اور صبر کرتے رہے۔ لہذا اللہ کے راستے میں لگے رہنا آپ کے لئے آسان ہو گیا۔ آخر کار اللہ کی مدد آگئی اور اللہ نے آپ ﷺ کے ذکر کو قیامت تک کے لئے رفعت بخشی۔

www.alukah.net

نیز نبی اکرم ﷺ پر جھوٹا ہونے کی تہمت لگائی گئی اور آپ کو خواہش پرست کہا گیا۔ ان لوگوں نے آپ کو جادوگر، نجومی، شاعر اور مجنون تک قرار دیا۔ اسکے علاوہ آپ ﷺ پر جھگڑالو، متعصب اور دہشت گرد ہونے کا الزام بھی لگا۔ لیکن یہ تمام الزامات اور تہمتیں فقط واہیات شبہات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور آپ ﷺ کی شخصیت کو جانتے ہی، آپ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہی اور آپ کی سنتوں کی معرفت حاصل کرتے ہی یہ تمام شبہات یک مشت باطل قرار پاجاتی ہیں۔

ذیل کے سطور میں ہم آپ ﷺ کے متعلق ایک ایک شبہ کا ذکر کرکے، دن کے اجالے میں سورج کی مانند بالکل عیاں دلیلوں سے ان کا بطلان ثابت کریں گے۔

پہلا شبہ: ان لوگوں کا آپ ﷺ کو کاذب کہنا۔

دور حاضر یا ماضی میں نبی اکرم ﷺ کے متعلق سب سے کمزور شبہ اور سب سے بھونڈا الزام اگر کوئی لگا سکتا ہے تو وہ یہی ہے۔ کیوں کہ آپ ﷺ بچپن ہی سے لوگوں کے درمیان صداقت وامانت میں مشہور ومعروف تھے۔ بلکہ یہ دونوں آپ کی امتیازی صفات واخلاق میں سے ہیں۔ یہاں تک کہ دور جاہلیت میں آپ ﷺ کو آپ کی صداقت وامانت کی وجہ سے امین کے لقب سے ملقب کیا جاتا تھا۔ اس کی دلیل نبی ﷺ کی بعثت سے قبل، کعبہ کی تعمیر نو اور حجر اسود کو نصب کرنے میں سرداران قریش کے اختلاف والے قصے میں موجود ہے۔ نوبت یہاں تک آ پہنچی تھی کہ حجر اسود کو اس کی جگہ نصب کرنے کے شرف کو حاصل کرنے کے لئے قبیلوں میں جنگ چھڑ جاتی۔ جب یہ اختلاف شدید ہونے لگا اور ہر قبیلہ اس شرف کو حاصل کرنے پر بضد ہو گیا تو ان میں سے کسی عقل مند شخص نے اس اختلاف پر قابو پانے کے غرض سے کہا کہ کیوں نہ تم اس شخص کو اپنا فیصل تسلیم کرلو جو (آئندہ کل) سب سے پہلے باب صفا سے داخل ہو۔ چنانچہ جب (دوسرے دن) انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سب سے پہلے باب صفا سے داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو یک زبان ہو کر کہنے لگے: دیکھو یہ تو محمد امین ہیں، ہم ان کو بطور فیصل تسلیم

شبكة الألوكة - قسم الكتب

کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ قصہ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بعثت سے پہلے کا ہے اور اس میں آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ان کے درمیان صداقت وامانت کی بنیاد پر مشہور ومعروف ہونے کی سب سے بڑی دلیل موجود ہے۔

اسی طرح آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا، قریش مکہ کے درمیان صداقت وامانت کی وجہ سے مشہور ہونے اور آپ کی باتوں کی سچائی میں عدم شک کی ایک دلیل حضرت ابوسفیان کے ہرقل سے گفت وشنید میں بھی موجود ہے۔ جب ہرقل نے ان سے سوال کیا تھا کہ کیا نبوت کی بات کرنے سے پہلے بھی تم ان پر جھوٹ کا الزام لگاتے تھے؟ تو ابوسفیان نے نفی میں جواب دیا تھا۔ اس پر ہرقل نے کسی حکمت کے تحت، جو کم ہی لوگوں میں ہوتی ہے، اس جواب پر اپنے تبصرے کو موخر کر دیا تھا۔ پھر آخر میں اس نے ان سے کہا کہ میں نے تم سے سوال کیا تھا کہ کیا تم انہیں جھوٹا بھی قرار دیتے ہو؟ تو تم نے کہا تھا کہ نہیں، اسی وقت میں نے جان لیا تھا کہ جو لوگوں پر جھوٹ نہیں باندھتا وہ اللہ تبارک وتعالی پر جھوٹ کیسے باندھ سکتا ہے۔

نیز آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے صفت کذب کو رفع کرنے والی دلیلوں میں سے ایک دلیل حدیث رکانہ بن عبد یزید بھی ہے۔ وہ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سخت دشمنی رکھتا تھا اور آپ کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کہا: ائے بھتیجے مجھے تیرا (دعوی نبوت والا) معاملہ معلوم ہوا ہے اور (میں جانتا ہوں کہ) تو جھوٹا آدمی نہیں ہے۔ لہذا اگر تو نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں جان جاوں گا کہ تو (اپنے دعوی میں بھی) سچا ہے۔ چنانچہ اپنی شدت عداوت اور بکثرت آپ کا مذاق اڑانے کے باوجود اس نے نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صداقت کو آپ سے صفت کذب کی نفی کر کے ثابت کیا، جیسا کہ کتب سیر میں مروی ہے۔ اور امام ترمذی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابو جہل نے نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کہا: ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں، ہم اس کو جھٹلاتے ہیں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ (سورة الأنعام: 33)

ترجمہ: سو یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

قریش کے درمیان نبی اکرم ﷺ کی صداقت مشہور و معروف تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے ابو طالب کو اس صحیفہ کے بابت خبر سنائی جسے قریش نے لکھا تھا، کہ اسے دیمک چاٹ چکا ہے اور اس میں سوائے "باسمک اللھم" کے، کچھ نہیں بچا۔ تو ابو طالب کھڑے ہوئے اور قریش سے حجت کرنے لگے (کہ اس صحیفہ کو دیمک چاٹ چکا ہے)۔ آخر کار جب ان لوگوں نے کعبہ کا دروازہ کھول کر اس صحیفہ کو نکالا تو اسے بالکل ویسا ہی پایا جیسا نبی اکرم ﷺ نے اس کے متعلق خبر دیا تھا۔ اس موقع پر ابو طالب نے انہیں سخت سست کہتے ہوئے یہ شعر پڑھا:

وقد كان في أمر الصحيفة عبرة ... متى ما يخبر غائب القوم يُعجب
محا الله منها كفرهم وعقوقهم ... وما نقموا من ناطق الحق مُعرب
فأصبح ما قالوا من الأمر باطلا ... ومن يختلق ما ليس بالحق يُكذب

ترجمہ: قریش کی جانب سے لکھے گئے وثیقہ میں کتنی بڑی عبرت ہے، جسے سن کر وہ بھی حیرت میں آجائے جس نے اسے دیکھا نہ ہو

اللہ نے اس (وثیقہ) سے ان کے کفر و شرک، ان کی نافرمانیاں اور بہت وضاحت کے ساتھ حق گوئی کرنے والے سے انتقام لینے والی باتیں مٹا دی۔

پس ان کی بیان کردہ تمام باتیں باطل ٹھہریں، کیوں کہ جھوٹ گھڑنے والے ہمیشہ جھٹلائے ہی جاتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی صداقت آپ کے چہرے سے ہی جھلکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عبد اللہ بن سلام یہودی کے اسلام لانے کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ جب انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور ان کی نظر آپ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھے کہ جب میں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھا تھا، تب ہی میں جان گیا تھا کہ یہ کسی کذاب کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ (اسے امام ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے)

www.alukah.net

ولم لم تكن له آيايت مبينة لكان وجهه ينبيك عن الخبر

ترجمہ:

اگر آپ ﷺ کی صداقت کے واضح دلائل نہ بھی ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک ہی آپ کی گواہی کے لئے کافی ہوتا۔

شبكة الألوكة - قسم الكتب

www.alukah.net

دوسرا شبہ: ان لوگوں کا آپ ﷺ کو ساحر، کاہن اور مجنون کہنا۔

جب نبی اکرم ﷺ پیغام حق لے کر آئے اور کفار قریش اسے رد کرنے اور باطل ثابت کرنے سے قاصر رہے تو انہوں نے آپ ﷺ کو ان جیسی صفات سے متصف کرنا شروع کر دیا تاکہ آپ کے پاس کوئی بیٹھ نہ سکے اور آپ اس کے سامنے اسلام پیش کرکے اور اسے قرآن سنا کر اس کے دل ودماغ کو اپنا اسیر نہ بنا سکیں۔ لہذا ہٹ دھرم لوگوں نے عوام کو آپ ﷺ کے پاس بیٹھنے اور آپ کی باتیں سننے سے روکنے کے لئے اسی طرح کے شبہات پھیلانے شروع کئے۔ بالخصوص ان ایام میں جب جزیرہ عرب کے گوشے گوشے سے لوگ (مکہ میں) جمع ہوا کرتے تھے۔

(غور کریں) یہ عتبہ بن ربیعہ ہے جو قریش کی جانب سے آپ ﷺ کے پاس گفت وشنید کرنے کے لئے آتا ہے تاکہ آپ اپنی دعوت سے باز آجائیں۔ آپ ﷺ سے کہتا ہے: بھتیجے! ہماری قوم میں تمہارا جو مرتبہ اور مقام ہے اور جو بلند پایہ نسب ہے، وہ تمہیں معلوم ہی ہے، اور اب تم اپنی قوم میں ایک بڑا معاملہ لے آئے ہو جسکی وجہ سے تم نے ان کی جماعت میں تفرقہ ڈال دیا، ان کی عقلوں کو حماقت سے دوچار قرار دیا، اور انکے معبودوں کو اور انکے دین داروں کی عیب چینی کی ہے۔ اس کے بعد اس نے آپ ﷺ پر مال ودولت، سرداری اور وہ سب کچھ پیش کیا جس سے وہ آپ ﷺ کو دھوکہ میں ڈال سکتا تھا۔ عتبہ یہ باتیں کہتا رہا اور رسول اللہ ﷺ سنتے رہے۔ جب وہ اپنی بات سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ولید! تم فارغ ہو گئے ہو؟" اس نے کہا: "ہاں" آپ ﷺ نے فرمایا: " اچھا اب میری بات سنو"! اس نے کہا: ٹھیک ہے سنوں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ بسم الله الرحمن الرحيم، حم ، تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾ (فصلت)

شبكة الألوكة - قسم الكتب

ترجمہ: حم۔ یہ رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل کی ہوئی ایسی کتاب ہے۔۔۔۔۔۔

رسول اللہ ﷺ آگے پڑھتے جارہے تھے اور عتبہ اپنے دونوں ہاتھ پیچھے زمین پر ٹیکے چپ چاپ سنتا جارہا تھا۔ جب آپ ﷺ آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا پھر فرمایا: " ابو ولید! تمہیں جو کچھ سننا تھا سن چکے اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔"

عتبہ اٹھا اور سیدھا اپنے آدمیوں کے پاس آیا۔ اسے آتا دیکھ کر مشرکین نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا: "اللہ کی قسم! ابو ولید تمہارے پاس وہ چہرہ لے کر نہیں آرہا جو چہرہ لے کر گیا تھا" پھر جب ابو ولید آکر بیٹھ گیا تو لوگوں نے پوچھا: "ابو ولید! پیچھے کی کیا خبر ہے"؟ اس نے کہا: "پیچھے کی خبر یہ ہے کہ میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے کہ ویسا کلام، واللہ میں نے کبھی نہیں سنا۔ قسم اللہ کی! وہ نہ شعر ہے نہ جادو، نہ کہانت۔ قریش کے لوگو! میری بات مانو اور اس معاملے کو مجھ پر چھوڑ دو (میری رائے یہ ہے کہ) اس شخص کو اس کے حال پر چھوڑ کر الگ تھلگ بیٹھ رہو۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کا جو قول سنا ہے اس سے کوئی زبردست واقعہ رونما ہو کر رہے گا۔

یہ ہے عتبہ بن ربیعہ جو شرفاء و سرداران قریش میں سے ہے۔ نبی ﷺ کے پاس بیٹھنے اور قرآن سننے کے بعد یہ خود آپ ﷺ کے شاعر، کاہن اور ساحر ہونے کی نفی کر رہا ہے۔

اور یہ قریش کا ایک اور سردار نضر بن حارث ہے جس نے حسد و جلن میں کفر کیا تھا۔ ایک دن اس نے قریش سے کہا: قریش کے لوگو! اللہ کی قسم تم پر ایسی افتاد پڑی ہے کہ تم لوگ اب تک اسکا کوئی توڑ نہیں لا سکے۔ محمد ﷺ تم میں جوان تھے تو تمہارے سب سے پسندیدہ آدمی تھے۔ سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ ایماندار تھے۔ اب جبکہ ان کی کنپٹیوں پر سفیدی دکھائی دینے کو ہے (یعنی ادھیڑ ہو چلے ہیں) اور وہ تمہارے پاس کچھ باتیں لے کر آئے ہیں تو تم کہتے ہو کہ وہ جادوگر ہیں! نہیں، قسم اللہ کی! وہ جادوگر نہیں ہیں۔ ہم نے جادوگر دیکھے ہیں، ان کی جھاڑ پھونک اور گرہ بندی بھی دیکھی

www.alukah.net

ہے۔ اور تم لوگ کہتے ہو کہ وہ کاہن ہیں، نہیں ،واللہ !وہ کاہن بھی نہیں۔ ہم نے کاہن بھی دیکھے ہیں، ان کی الٹی سیدھی حرکتیں بھی دیکھی ہیں اور ان کی فقرہ بندیاں بھی سنی ہیں۔ تم لوگ کہتے ہو کہ وہ شاعر ہیں۔ نہیں ،واللہ !وہ شاعر بھی نہیں، ہم نے شعر بھی دیکھا ہے اور اس کے سارے اصناف،ہجز،رجز وغیرہ بھی سنے ہیں۔ تم لوگ کہتے ہو وہ پاگل ہیں۔ نہیں، واللہ !وہ پاگل بھی نہیں، ہم نے پاگل پن بھی دیکھا ہے، یہاں نہ اس طرح کی گھٹن ہے نہ ویسی بہکی بہکی باتیں ہیں اور نہ انکے جیسی فریب کارانہ گفتگو۔ قریش کے لوگو! سوچو! اللہ کی قسم تم پر زبردست افتاد آن پڑی ہے۔

آپ ﷺ کے سب سے بڑے دشمنوں کی یہ دو شہادتیں ہیں جو ان (کفار) کے جھوٹ اور آپ ﷺ پر ان کی افترا پردازی کو ثابت کرتی ہیں۔

تیسرا شبہ:۔ان لوگوں نے کہا: یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں جو اس نے لکھا رکھے ہیں۔ بس وہی صبح وشام اس کے سامنے پڑھے جاتے ہیں۔

مشرکوں نے ہمارے نبی ﷺ پر یہ تہمت بھی لگائی کہ آپ ﷺ نے ،قصے کہانیوں کو روایت کرنے والے راویوں سے، گزرے ہوئے لوگوں کے قصے وافسانے جمع کر رکھے ہیں اور انہیں ہی آپ ان (کفار) کے سامنے پیش کر کے وحی الٰہی کا دعوی کرتے ہیں۔

قرآن کریم نے ان جیسی شبہات کا خوب خوب رد کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اُمی تھے۔ نہ لکھنا جانتے تھے نہ پڑھنا۔ اور نہ آپ نے کبھی مکہ سے باہر نکل کر ایسے ملکوں کا سفر کیا جہاں اُن قصے کہانیوں کی کثرت ہو، جن کا حوالہ قریش دیتے ہیں۔ نیز آپ ﷺ جو پیغام لے کر آئے ہیں وہ بہت واضح اور محکم (فیصلہ کن) ہے۔ نہ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہے اور نہ کسی اختلاف کی۔ نیز

شبكة الألوكة - قسم الكتب

وہ نہ تو کسی عجمی زبان میں ہے اور نہ اس میں کوئی کجی ہی ہے۔ جبکہ اس کے برعکس جو قصے کہانیاں ان کے زمانے میں بیان کی جاتی تھیں، ان میں سے بعض بعض کی خود ہی تکذیب کر دیتی تھیں۔

چوتھاشبہ:۔ نبی ﷺ کو ہوس پرست قرار دینا۔ یہ شبہ مستشرقین کے نئے نئے شبہات میں سے ہے۔

(وہ کہتے ہیں آپ ﷺ ہوس پرست تھے کیونکہ) خود آپ نے گیارہ نکاح کیا جبکہ اپنی امت کو چار سے زائد بیویاں رکھنے سے منع کر دیا۔

اس کا جواب کچھ یوں ہے کہ جاننا چاہیئے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور کنواری لڑکی سے کبھی نکاح نہیں کیا۔ نیز جب آپ بالکل بھری جوانی کے ایام سے گزر رہے تھے اس وقت بھی آپ نے سوائے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے، کسی اور خاتون سے شادی نہیں کی۔ اس پر مستزاد یہ کہ اس وقت آپ کی عمر پچیس سال تھی جبکہ وہ ایک ادھیڑ عمر کی عورت تھیں۔ لہذا اگر آپ ہوس پرست ہوتے تو صرف انہی پر کبھی اکتفانہ کرتے جبکہ وہ ایک عمر دراز خاتون تھیں۔ نیز آپ ﷺ نے ان کے جیتے جی کوئی دوسرا نکاح بھی نہیں کیا۔ رضی اللہ عنہا۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی آپ ﷺ نے جو نکاح کیا تھا وہ اپنے چہیتے، محبوب ترین، سب سے زیادہ وفادار اور آپ اور آپ کی دعوت کے حق میں سب سے زیادہ مخلص دوست (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کی عزت و تکریم کی خاطر کیا تھا۔

اسی طرح حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ نے جو نکاح کیا تھا وہ بھی ان کے والد محترم، امت کے دوسرے افضل ترین انسان اور آپ کے دوسرے وزیر خاص (عمر رضی اللہ عنہ) کی عزت و تکریم میں کیا تھا۔ بھلا اگر عمر رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کی عزت و تکریم نہ کی جائے تو

www.alukah.net

پھر کس کی کی جائے!۔ اور جہاں تک ام حبیبہ، ام سلمہ، سودہ، میمونہ اور ام المساکین (زینب بنت خزیمہ) رضی اللہ عنہن سے نکاح کی بات ہے تو یہ سب بیوہ تھیں۔ ان سے نکاح آپ نے انہیں سہارا دینے کے لئے کیا تھا کیونکہ یہ سب اپنے شوہروں کو کھو چکی تھیں اور اللہ کے راستے میں انہیں بہت ستایا گیا اور مختلف طرح کی تکلیفوں اور آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا تھا۔

اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح تو خود اللہ رب العالمین نے نبی اکرم ﷺ سے کروایا تھا جبکہ آپ ﷺ اس خوف سے ان سے نکاح نہیں کرنا چاہ رہے تھے کہ لوگ کہیں گے: محمد ﷺ نے اپنے ہی بیٹے زید کی بیوی سے شادی کرلی جس کو اس نے اسلام (نبوت ملنے) سے پہلے گود لیا تھا!۔ چنانچہ اللہ نے جاہلی معاشرے میں چلے آرہے اس گود لینے کے رواج کو ختم کرنا چاہا، جہاں گود لئے ہوئے بیٹے کو بعینہ وہ تمام حرمتیں وحقوق حاصل تھے جو ایک حقیقی بیٹے کو حاصل ہوتے ہیں۔ لہذا اس رواج کو ختم کرنے کا سب سے کارآمد حربہ یہ ہوا کہ اللہ رب العالمین نے خود اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دے دیا کہ زمانہ جاہلیت میں جس زید کو انہوں نے گود لے کر بیٹا بنایا تھا، ان کی بیوی سے، ان کے طلاق دینے کے بعد، شادی کرلیں تا کہ عرب کو یہ سمجھ میں آجائے کہ کسی کو گود نہیں لیا جاسکتا۔

اسی طرح صفیہ اور جویریہ رضی اللہ عنہما سے آپ ﷺ کا نکاح کرنا ان کے غم کے آنسوؤں کو پوچھنے، اور ان کے حزن وملال کو دور کرنے کے لئے تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے درمیان اور ان دونوں کے شوہر اور ان کے حواریوں کے درمیان ہوئی ایک جنگ میں ان دونوں کے شوہر قتل کر دئے گئے تھے۔

علاوہ ازیں، نبی اکرم ﷺ کی ان شادیوں کا ایک فائدہ یہ بھی تھا عرب سسرالی رشتہ داری کا بڑا احترام کرتے تھے اور ان سے لڑنے جھگڑنے کو اپنے لئے شرم وعار کا باعث سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے ام سلمہ مخزومیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تو حضرت خالد بن ولید مخزومی کے اندر مسلمانوں کے خلاف وہ شدت باقی نہ رہی جو شدت جنگ احد کے وقت تھی۔ اور نبی اکرم ﷺ

www.alukah.net

کے، مشرکوں کے کمانڈر حضرت ابوسفیان کی دختر نیک اختر، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لینے کے بعد وہ (ابوسفیان) پھر کبھی کسی جنگ میں آپ ﷺ کا سامنا نہ کر سکے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے حضرت جویریہ وصفیہ رضی اللہ عنہما سے شادی کر لینے کے بعد، ہم قبیلہ بنی مصطلق اور قبیلہ بنی نضیر کی جانب سے بھی کسی قسم کی اشتعال انگیزی یا دشمنی کا اظہار نہیں دیکھتے ہیں۔

نیز آپ ﷺ کی ان شادیوں کا سب سے عظیم مقصد یہ تھا کہ آپ لوگوں کی تعلیم وتربیت پر مامور تھے۔ اور چونکہ مرد وخواتین کے درمیان عدم اختلاط، دین کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے، اس لئے اس بات کی شدید حاجت محسوس کی گئی کہ مختلف عمر اور صلاحتوں والی کچھ ایسی خواتین ہوں (اور وہ امہات المومنین ہی ہو سکتی تھیں) جن کا تزکیہ اور تعلیم وتربیت خود نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں انجام پائے۔ اور آپ ﷺ کے بعد یہ خواتین، مسلمان عورتوں کی تعلیم وتربیت اور ان کے درمیان دعوت وتبلیغ کے لئے کافی ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی گھریلو زندگی کے احوال وکوائب کو روایت کرنے میں ان امہات المومنین کو ایک الگ ہی فضیلت حاصل ہے۔

آپ کا کیا خیال ہے ایک ایسے آدمی کے بارے میں جو اپنی جوانی کے ایام میں بقیہ عورتوں سے کنارہ کش ہو کر، خدیجہ وسودہ رضی اللہ عنہما جیسی عمر دراز خواتین پر اکتفا کرتا رہا، یہاں تک عمر کے پچاسویں پڑاو تک پہنچ گیا۔ بھلا کیا اچانک ایسے آدمی میں شہوت جوش مارنے لگے گی (کہ وہ ہوس پرست ہو جائے گا) اور اس تعداد میں شادیاں کر ڈالے گا؟؟؟

قسم اللہ کی! ایسی بات کوئی عقل مند کو کجا، بڑے سے بڑا متکبر اور فاسق وفاجر انسان بھی نہیں کر سکتا۔

شبكة الألوكة - قسم الكتب

www.alukah.net

پانچواں شبہ: نبی ﷺ کو دہشت گرد اور خون ریز قرار دینا۔ یہ نبی ﷺ پر سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

آپ ﷺ پر یہ الزام آج کے جدید دور میں مستشرقین نے لگایا ہے تا کہ وہ آپ ﷺ کی دعوت اور آپ کی صداقت کو مشکوک بنا سکیں۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ کی بردباری، قدرت پالینے کے بعد بھی عفو درگزر اور مصیبتوں پر صبر کے متعلق پہلے ہی بہت کچھ ثابت ہے۔

ہر بردباد اور متحمل مزاج انسان (چوٹ کھا کر) پھسلا ہے اور اس سے ہفوات کا صدور ہوا ہے لیکن نبی اکرم ﷺ ، بکثرت ایذا رسانی اور جاہلوں کے ظلم و ستم کے، صبر و حلم میں مزید بڑھتے ہی گئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سے جب بھی دو چیزوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے لیے کہا گیا تو آپ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں آپ کو زیادہ آسانی معلوم ہوئی بشر طیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ کیوں کہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور آنحضرت ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ اس سے ضرور بدلہ لیتے تھے۔ اور آپ ﷺ سب سے کم غصہ ہونے والے اور فوراماں جانے والے تھے۔

اور آپ ﷺ کی نبوت کی سب سے بڑی دلیل جو اہل کتاب کی کتابوں میں بھی موجود ہے اور جس پر عبداللہ بن سلام اور سلمان فارسی وغیرہ نے ایمان بھی لایا تھا، وہ یہ ہے کہ آپ کی بردباری و تحمل مزاجی ہمیشہ آپ کے غصہ پر غالب رہے گی۔

یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو، انتقام لے لینے سے، عفو و درگزر کردینا زیادہ محبوب تھا۔ جیسا کہ ذیل کے واقعات میں درج ہے:

شبكة الألوكة - قسم الكتب

www.alukah.net

1۔ کسی غزوہ میں نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے نیچے بغیر پہرہ داروں کے قیلولہ فرما رہے تھے۔ صحابہ کرام بھی (پاس ہی میں) قیلولہ کر رہے تھے۔ اتنے میں غورث بن حارث آیا اور چپکے سے آپ ﷺ کو قتل کرنے کے غرض سے آپ کے سر پر ننگی تلوار لئے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ۔ (اتنا کہنا تھا کہ) غورث کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی جسے رسول اللہ ﷺ نے جھٹ اٹھالیا اور فرمایا: اب تمہیں کون بچائے گا؟ غورث نے کہا: (میں تو یہی امید کرتا ہوں کہ) آپ عمدہ بدلہ لینے والے بنیں گے۔ اس پر آپ ﷺ نے اسے معاف کر دیا اور جانے دیا۔ چنانچہ وہ اپنی قوم میں گیا تو کہا: میں روئے زمین میں بسنے والوں میں سب سے بہترین شخص کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ (اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور صحیح بخاری میں یہ قصہ مختصراً مروی ہے)

2۔ جب آپ ﷺ فتح مکہ کی صبح مسجد حرام میں داخل ہوئے اور قریش کے سرداروں کو سر جھکائے اپنے فاتحانہ فیصلہ کا منتظر پایا تو فرمایا: اے قریش کے لوگو! تمہارا کیا گمان ہے کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟ انہوں نے کہا: آپ تو قابل قدر بھائی اور بھتیجے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم سب آزاد ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے خلاف ان تمام جرائم کے انجام دینے باوجود جنہیں شمار تک نہیں کیا سکتا، آپ نے انہیں معاف کر دیا۔ نہ آپ نے انکے ساتھ کسی قسم کا کوئی تشدد کیا، نہ مار پیٹ کی اور نہ کسی کو قتل ہی کیا۔ پس درود وسلام نازل ہو آپ، آپ کے اہل وعیال اور آپ کے صحابہ پر۔

3۔ آپ ﷺ پر لبید بن اعصم نے جادو کیا۔ لیکن آپ ﷺ نے کوئی مواخذہ نہیں کیا بلکہ اسے بھی معاف کر دیا۔ مواخذہ اور سزا دینا تو دور کی بات ہے، یہ تک ثابت نہیں کہ آپ نے اسے کسی قسم کی لعنت وملامت ہی کی ہو۔

شبكة الألوكة - قسم الكتب

4۔ تبوک سے مدینہ واپسی کے وقت راستے میں منافقوں نے آپ ﷺ کے قتل کی سازش رچی جس کا آپ کو علم بھی ہو گیا۔ ان لوگوں کے خلاف آپ سے شکایت بھی کی گئی لیکن اس کے باوجود آپ نے انہیں معاف کر دیا اور فرمایا: کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگ جائیں کہ محمد ﷺ اپنے ہی ساتھوں کو قتل کر دیتا ہے۔

6۔ کسی ایک غزوہ میں بھی آپ ﷺ نے کسی پر زیادتی نہیں یا کسی ایسی قوم سے جنگ نہیں کی کی جو امن چاہتے ہوں۔ بلکہ آپ کے تمام غزوات وسرایا ان لوگوں کے ساتھ ہوئے جنہوں نے دشمنی کی ابتدا کی اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کی۔ آپ ﷺ جب لوگوں کو امیر بنا کر بھیجتے تو انہیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ وہ کسی عورت، بچے، بوڑھے اور اپنے گرجا میں محو عبادت کسی راہب کو قتل نہ کریں۔ نیز آپ آتشگی اور فصلوں کو تباہ کرنے سے بھی انہیں منع کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے زمانہ جاہلیت میں جنگ کی آگ بھڑکانے والے اغرض ومقاصد کو ہی بدل ڈالا تھا۔ جہاں جنگ کا مقصد ڈکیتی، لوٹ مار، قتل وغارت گری، ظلم، سرکشی، دشمنی، انتقام لینا، قتل کر کے برتر ہونا، کمزور کو دبانا، عمارتوں کو تباہ وبرباد کرنا، خواتین کی عصمت اتارنا، کمزور اور بچوں پر بے رحمی کرنا، کھیتی اور نسل کو برباد کرنا اور جاہلی امور کی بنیاد پر روئے زمین پر فساد مچانا وغیرہ تھا، وہیں شریعت اسلامیہ میں جنگ، بلند پایہ اغراض اور اعلی مقاصد کی حصولیابی میں سعی پیہم کا نام قرار پائی جس کی بنیاد پر ہر زمان ومکان میں ایک انسانی معاشرہ پروان چڑھتا ہے۔ نیز اسلام میں جنگ کا معنی انسانیت کو ظلم وجبر کے نظام سے آزاد کرانا ہو گیا۔

لہذا معاشرہ ایسے نظام سے جس میں طاقتور کمزور کو کھا جاتا ہے، عدل وانصاف والے ایسے نظام کی جانب آ گیا جس میں طاقتور بھی ایسا کمزور نظر آتا ہے کہ بآسانی اس سے حق وصول کیا جاسکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد جنگ وحرب ان ناتواں مردوں، عورتوں اور ننھے ننھے بچوں کے چھٹکارے کے لئے جہاد کرنا قرار پایا جو یوں دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ان ظالموں کی بستی سے ہمیں

نجات دے اور ہمارے لئے خود اپنے پاس سے حمایتی مقرر کر دے اور ہمارے لئے خاص اپنے پاس سے مدد گار بنا۔ علاوہ ازیں جنگ کا مقصد اللہ کی زمین کو دھوکہ دہی، خیانت، گناہ اور دشمنی سے پاک کرنا ہو گیا ۔بلکہ (اسلام کی آمد کے بعد) جنگ امن وسلامتی، شفقت ورحمت اور مروت او حقوق ِانسانی کی حفاظت کا بہترین ذریعہ بنا۔

کیا جس نے جنگ وحرب کو خالص شر سے مکمل بھلائی میں بدل دیا وہ دہشت گرد یا خون ریز ہو سکتا ہے؟

آپ کا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جو دوران جنگ، دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف کرنے اور شفقت ورحمت سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے، کیا اسے دہشت گرد، قاتل یا خون ریز قرار دینا جائز ہو سکتا ہے؟ یا اللہ تو پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

یاد رہے کہ جتنے بھی ممالک تلوار کی زور پر فتح کئے گئے تھے ان سب میں اسلام پھلا پھولا اور وہاں کے باشندے اسلام پر جم گئے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہاں اسلام کا پھیلنا اور اس کا استقلال پکڑ جانا اس کی اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے تھا، نہ کہ فقط طاقت و تلوار کی بنیاد پر۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ اکثر ممالک تو بغیر کسی جنگ وجدال کے ہی فتح ہو گئے تھے، جیسا کہ تاریخ وسیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔

نبی ﷺ پر یہ تہمتیں اور شبہات جنہیں دشمنان اسلام لگاتے آئے ہیں، کبھی بھی کسی متبع نبوت ورسالت یا متبع رسول کو کمزور نہ سکیں۔ فرمان باری ہے: ﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿٣٢﴾﴾ [سورة التوبة:32].

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منھ سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ انکاری ہے مگر اسی بات کا کہ اپنا نور پورا کرے گو کافر ناخوش رہیں۔

www.alukah.net

بلکہ بسا اوقات یہ شبہات ، دین اسلام (کی ترویج واشاعت) کے لئے نیک فال ہی ثابت ہوئے ہیں کیونکہ آ ﷺ کی نبوت کے روز اول سے ہی ان شبہات واتہامات نے لوگوں کی توجہ آپ کی دعوت کی جانب مبذول کرانے میں بہت مضبوط کردار ادا کیا ہے۔لہذا جیسے جیسے یہ اتہامات بڑھتے گئے، آپ ﷺ اور آپ کی نبوت ورسالت کے متعلق لوگوں کے استفسارات بھی بڑھتے چلے گئے۔ جس نے انہیں نور نبوت سے سرشار کردیا اور وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہونے لگے۔ اول وآخر، ساری تعریفیں اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہیں۔

لہذا ہم ان شبہات واتہامات کو ہوا دینے والوں سے وہی کہیں گے جو حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے کہا تھا۔ اور نبی ﷺ کے دفاع میں حضرت حسان کا کلام ، آج تک کے تمام لوگوں کے کلام سے افضل ہے۔یہی وجہ ہے کہ کوئی ان کے گرد بھی نہین بھٹک سکتا ہے، چہ جائے کہ ان کا مقابلہ کرسکے۔ اور بھلا کرے گا بھی کیسے جبکہ روح القدس (حضرت جبریل) ان کے موید ہیں۔ حضرت حسان فرماتے ہیں:

هجوت محمدا فأجبتُ عنه — عند الله في ذاك الجزاءُ
هجوت مباركا برا حنيفا — أمين الله شيمته الوفاء
أتهجوه ولستَ له بكفء؟ — فشركما لخيركما الفداء
فإني أبي ووالده وعرضي — لعرض محمد منكم وقاء

ترجمہ: تونے محمد ﷺ کی برائی کی تو میں نے اس کا جواب دیا ، اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔

تونے محمد ﷺ کی برائی کی جو نیک اور پرہیز گار ہیں، اللہ تعالیٰ کے امین ہیں اور وفاداری ان کی خصلت ہے۔

تو اس کی برائی بیان کررہا ہے جس کی تجھ سے کوئی برابری نہیں۔ کہاں تو سراپا شر وبرائی اور کہاں وہ سراپا خیر وبھلائی! لہذا تو تو اس کے لئے فدیہ بھی نہیں بن سکتا۔

میرے باپ دادااور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو بچانے کے لئے قربان ہیں۔

یہ تو اس نے کہا ہے جس نے آپ ﷺ پر ایمان لایا ہے جبکہ آپ کے دشمنوں کی جانب سے آپ کی مدح سرائی بھی کم نہیں ہے۔ اور حق تو وہ ہے کہ دشمن جس کی گواہی دے دے۔ یہ ڈاکٹر مائکل ہارت ہیں جنھوں نے (سو عظیم ترین انسان) نامی کتاب لکھی ہے اور اس میں ہمارے نبی ﷺ کو سب سے پہلا مقام دیا ہے۔ وہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مولف کا نبی اکرم ﷺ کو ان اشخاص کی لسٹ میں سرفہرست رکھنا ، جو عالمی پیمانے پر زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنا بہت گہرا اثر رکھتے ہیں، ممکن ہے بعض قاریوں کو حیرت میں ڈال دے اور اس پر طرح طرح کے سوالات کھڑے ہو جائیں۔ لیکن مولف کی نظر میں محمد ﷺ انسانی تاریخ میں وہ منفرد شخصیت ہیں جنھوں نے دینی و دنیوی، ہر دو سطح پر اعلی کامیابی حاصل کی ہے۔

نبی اکرم محمد ﷺ نے دنیا کے عظیم ترین ادیان میں سے ایک عظیم دن کی تاسیس و ترویج کی۔ اور اس طرح آپ ﷺ کا شمار عظیم بین الاقوامی لیڈروں میں ہونے لگا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کو تقریبا تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد، آج بھی آپ (اس دنیا میں) اپنا بہت گہرا اور زبردست اثر رکھتے ہیں۔

www.alukah.net
شبكة الألوكة

نبی اکرم ﷺ کے بلند پایہ اخلاق اور آپ کی اعلی صفات

وما مثلوا صفاتك للناس إلا   كما مثَّل النجوم المساءُ

ترجمہ: جس طرح پانی میں ستاروں کی تصویر کشی ادھوری رہ جاتی ہے، اسی طرح اہل مدح وثنا آپ کے بیان وصف سے عاجز رہ گئے۔

نبی اکرم ﷺ اپنی کمال خلقت اور پلند پایہ اخلاق میں ایسی امتیازی شان کے مالک تھے، لفظ جسے بیان کرنے سے قاصر رہ گئے۔ چنانچہ یہ آپ ﷺ کے حسن اخلاق کی ہی تاثیر تھی کہ دل آپ کی تعظیم میں سرشار ہوگئے اور جس نے بھی آپ کے ساتھ کچھ عرصہ گزارا، آپ کی محبت اس کی رگ وپے میں کچھ اس طرح سماگئی کہ آپ ﷺ کی خاطر وہ دنیاجہان کی مصیبتیں ہنس کر سہہ گئے۔

علاوہ ازیں، آپ ﷺ کی اعلی صفات میں سے بعض یہ بھی ہیں کہ آپ سب سے خوب صورت چہرے والے اور سب سے عمدہ اخلاق والے تھے، جیسا کہ براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ مزید فرمایا: آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مثل چاند (روشن) تھا۔

أغرُّ كأن البدرَ سُنَّةَ وجهه   إذا ما بدا للناس في حلل العصب

ترجمہ:

جب کبھی آپ یمنی لباس زیب تن کرتے تو چہرہ ایسا روشن لگتا، گویا کہ چودھویں رات کی چاندنی بھی آپ سے مستعار ہو۔

نیز جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روشن چاندنی رات میں آپ ﷺ کا دیدار ہوا۔ میری نگاہیں ایک بار آپ کی جانب اور ایک بار چاند کی جانب اٹھتیں۔ کیا دیکھتا ہوں ! کہ سرخ جوڑے میں ملبوس نبی اکرم ﷺ ، آسمان کے چاند سے زیادہ حسین نظر آرہے ہیں۔

شبكة الألوكة - قسم الكتب

اور ابو الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ سفید رنگت، دلکش چہرہ اور میانہ قد کے مالک تھے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: آپ ﷺ جب خوش ہوتے تو چہرہ پُر نور ہو جاتا اور ایسا لگتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔

اور جب ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو دیکھتے تو فرماتے:

أمين مصطفى بالخير يدعو كضوء البدر زايله الظلامُ

ترجمہ: آپ ﷺ رب کے پسندیدہ، امین اور راہ حق کے داعی ہیں، آپ چودھویں کے اس چاند کے مثل ہیں جو تاریکیوں میں اجالا کر دیتا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نہ تو نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ونازک کوئی حریر و دیباج میرے ہاتھوں نے کبھی چھوا اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ بہتر اور پاکیزہ کوئی خوشبو یا عطر سونگھا۔

اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا۔ میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو محسوس کی گویا آپ ﷺ نے ابھی ابھی کسی خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا ہو۔

نیز فرماتے ہیں: آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو ایسی تھی کہ جس راستے سے آپ گزرتے وہ تا دیر مہکتا اور راہ گزر یہ جان لیتے کہ اس راستے سے آپ ﷺ کا گزر ہوا ہے۔

اور آپ ﷺ کے اخلاق کا کیا کہنا! اخلاق میں تو آپ کو درجہ کمال حاصل تھا۔ اور فصاحت وبلاغت میں آپ کی ایک الگ ہی شان تھی کیونکہ آپ کو جوامع الکلم کا ملکہ عطا ہوا تھا۔

www.alukah.net

بردباری و تحمل مزاجی، قدرت پالینے کے بعد بھی عفو درگزر اور مصیبتوں پر صبر۔ یہ ایسی صفات ہیں جس کے آداب خود اللہ رب العالمین نے آپ کو سکھائے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی یہ صفات آپ کی نبوت ورسالت کی نشانی ہے۔

آپ ﷺ حد درجہ سخی تھے اور اس شخص کی مانند عطا کیا کرتے تھے کہ جسے نہ کسی محتاجی کا خدشہ ہوتا ہے اور نہ قلت مال کا۔ لہذا آپ ﷺ اللہ کے راستے میں خوب خوب خرچ ہبہ کیا کرتے تھے۔ نیز آپ ﷺ سب سے بہادر شخصیت تھے اور ایسے سخت حالات میں آپ ﷺ ثابت قدم رہتے تھے جن میں بڑے بڑے طرم خان بھی بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دوران جنگ کئی مرتبہ آپ اکیلے ہی ڈٹے رہتے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جنگ شدت اختیار کر لیتی اور جنگجو لوگ جوش میں آجاتے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی اوٹ لیتے تھے۔ (اور ہم دیکھتے تھے) دشمنوں سے سب سے زیادہ قریب آپ ﷺ ہی ہیں۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے بڑھ کر خوبصورت، سب سے بڑھ کر سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ (ایک آواز سن کر) خوف زدہ ہو گئے، صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اس آواز کی طرف گئے، تو رسول اللہ ﷺ انھیں اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے کیونکہ آپ سب سے پہلے آواز (کی جگہ) پہنچ گئے تھے۔ آپ ﷺ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، آپ کی گردن مبارک میں تلوار لٹکی ہوئی تھی اور آپ فرما رہے تھے۔ "خوف میں مبتلا نہ ہو خوف میں مبتلا نہ ہو"

اسی طرح آپ ﷺ سب سے زیادہ باحیا، مشکلات پر خاموشی اختیار کرنے اور صبر کرنے والے تھے۔ یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں پردے کے معاملے میں جتنی باحیا ہوتی ہیں، آپ ﷺ اس سے بھی کہیں زیادہ حیادار تھے۔ جب کوئی چیز آپ ﷺ کو ناگوار گزرتی تو وہ آپ کے چہرے کی رنگت سے پہچانی جاتی تھی۔ آپ ﷺ نہ تو کسی شخص پر نظر گڑائے بیٹھتے تھے اور نہ کسی کا سامنا ایسے انداز

www.alukah.net

میں کرتے تھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ نیز جب کسی شخص کے متعلق آپ ﷺ کو کوئی بری بات معلوم ہوتی تو آپ اس شخص کا نام لے کر اسے تنبیہ کرنے کے بجائے، اسے ان الفاظ میں تنبیہ کیا کرتے تھے : لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا اور ایسا کرتے ہیں۔

آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ منصف، سب سے زیادہ پاکباز تھے، سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ امانت دار تھے، جیسا کہ شبہات کے ردود میں گزر چکا۔ نیز آپ ﷺ وعدے کے بہت پکے تھے، بلکہ اس معاملے میں آپ اپنی مثال آپ ہیں۔ عبد اللہ بن ابو الحسماء ایک عجیب وغریب واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے ایک سودا کیا اور کچھ قیمت باقی رہ گئی، تو میں نے آپ ﷺ سے وعدہ کر لیا کہ میں یہیں آپ کے پاس لے آتا ہوں۔ مگر مجھے اپنی یہ بات تین دن بعد یاد آئی،۔ جب میں اس جگہ آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ وہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا " اے نوجوان! تونے مجھے بہت اذیت پہنچائی ہے ۔ میں تین دن سے یہاں انتظار کر رہا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ بہت متواضع شخصیت تھے اور کبر وغرور سے کوسوں دور رہنے والے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ صحابہ کو اپنی تعظیم میں کھڑ ہونے سے بھی منع کیا کرتے تھے۔ نیز آپ ﷺ مسکینوں کی عیادت کرتے اور محتاجوں کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ غلاموں کی دعوتیں بھی قبول کیا کرتے تھے اور تواضعاً کہا کرتے تھے: اگر مجھے بکری کے کھُر کی بھی دعوت دی جائے تو میں اسے قبول کروں گا۔

آپ ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان ایسے بیٹھے ہوتے تھے کہ اگر کوئی اجنبی آجائے تو آپ کو پہچان نہ سکے۔

شبكة الألوكة - قسم الكتب

www.alukah.net

آپ ﷺ خود اپنا جوتا، اور کپڑے سیتے، کام کاج کرتے، اپنی بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے گھر میں بھی اپنا کام خود کیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ ﷺ عہد وپیمان کے سب سے زیادہ پکے، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے، لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ شفقت و محبت والا معاملہ کرنے والے، ہر اعتبار سے عمدہ ترین زندگی گزارنے والے اور محبتوں میں سب سے زیادہ وفا کرنے والے تھے۔ نہ آپ ﷺ سے کبھی کوئی بری بات سُنی گئی، نہ آپ ﷺ فحش گو اور بدزبان تھے اور نہ کبھی بلند آواز سے گفتگو کرتے تھے۔

فما حملت من ناقة فوق رحلها أبرُّ وأوفى ذمةً من محمد

ترجمہ:

کسی اونٹنی نے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ نیک اور ذمہ دار شخص کو اپنے کجاوے میں نہیں اٹھایا۔

آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ اس کا بدلہ بھی آپ ﷺ اچھائی اور نیکی سے دیا کرتے تھے اور عفو درگزر سے کام لیا کرتے تھے۔ نیز نہ آپ نے کبھی کسی کو برا بھلا کہا اور نہ کسی کو لعنت ملامت کی۔

آپ ﷺ سفر میں صحابہ کے امور میں مشارکت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک بکری کو کھانے کے لئے تیار کرنے کا حکم دیا تو ایک آدمی نے کہا اس کو ذبح کرنے کی ذمہ داری میری۔ دوسرے نے کہا اس کی کھال اتارنے کی ذمہ داری میری۔ تیسرے نے کہا اس کو پکانے کی ذمہ داری میری۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تب لکڑیاں جمع کرنے کی ذمہ داری میری ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم تو کافی ہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں مجھے

شبكة الألوكة - قسم الكتب

معلوم ہے تم لوگ کافی ہو لیکن میں تم لوگوں کے درمیان ممتاز نہیں بننا چاہتا۔ کیونکہ اللہ اس بندے کو ناپسند کرتا ہے جو اپنے ساتھیوں میں خود کو ممتاز سمجھتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور لکڑیاں جمع کردیں۔

آپ ﷺ پر میرے والدین قربان جائیں، آپ ﷺ پُر تبسم چہرے والے، نرم خُو اور نرم طبعیت کے مالک تھے۔ جو کوئی آپ ﷺ کی صحبت اٹھاتا، آپ ﷺ اس کے لئے دنیا کے محبوب ترین شخصیت بن جاتے۔ جریر بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے اسلام قبول کرنے کے بعد سے لے کر آج تک جب بھی نبی اکرم ﷺ نے میری جانب دیکھا، میں نے آپ کو مسکراتے پایا۔

آپ ﷺ بہت کم گو تھے، بلکہ آپ کی باتیں اتنی کم ہوا کرتی تھیں کہ شمار کرنے والا شمار کرجائے۔ نیز آپ ﷺ اپنی مجالس میں اپنے صحابہ کی باتیں بھی بغور سماعت کیا کرتے تھے۔ لہذا آپ ﷺ کی مجالس میں نہ کسی قسم کا کوئی شور شرابا ہوتا تھا اور نہ غیبت وبہتان تراشی جیسے محرمات کا ارتکاب۔ صحابہ، نبی اکرم ﷺ کے پاس محض تقوی کی بنیاد پر فضیلت رکھتے تھے۔ جب صحابہ گفتگو کرتے تو نہ نبی اکرم ﷺ ن ان کی بات کاٹتے، نہ کسی کی مذمت کرتے، نہ انہیں عار دلاتے اور نہ ان کی مخفی باتوں کی ٹوہ میں لگتے تھے۔ بلکہ آپ ﷺ محض وہی باتیں کرتے تھے جن پر آپ کو اللہ سے ثواب کی امید ہوتی تھی۔

اور میں کون ہوتا ہوں آپ ﷺ کے بلند پایہ اخلاق اور اعلی صفات کو شمار کرنے والا۔ میں تو اتنا ہی کہوں گا کہ آپ ﷺ کی تربیت خود آپ کے رب نے کی ہے اور اپنی محبت آپ ﷺ میں جاگزیں کردی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کمال بشریت کو پہنچ گئے اور بنی نوع انسان میں سب سے کامل ومکمل انسان قرار پائے۔ بلکہ آپ ﷺ تو تمام مخلوقات کے سردار ہیں۔

اور یہ بات ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ رب العالمین نے آپ ﷺ کو اتنا بلند مقام یوں ہی نہیں عطا کر دیا ہے بلکہ اس لئے عطا کیا ہے تا کہ آپ کی اقتدا اور آپ کے اوامر کی اتباع کی جائے؛اور لوگ آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلیں۔ (لہذا جب ایسا ہے تو آخر) کیوں ہم اس بات کی تبلیغ نہیں کرتے،اس جانب متوجہ ہو کر آپ ﷺ کو اسوہ ونمونہ نہیں بناتے اور دنیا بھر کے جن ہما شما کی تقلید میں آج ہمارے نوجوان لگے ہوئے ہیں ان سے دوری اختیار نہیں کرتے؟

www.alukah.net

آپ ﷺ کے حقوق

شیخ ابو بکر جزائری فرماتے ہیں: اس امت کے ہر فرد پر نبی اکرم ﷺ کے دس حقوق عائد ہوتے ہیں؛ آپ ﷺ پر ایمان لانا، آپ سے محبت کرنا، آپ کی اطاعت کرنا، آپ کی متابعت کرنا، آپ کی اقتدا کرنا، آپ کی عزت وتوقیر کرنا، آپ کی شان رسالت کی تعظیم کرنا، واجبی طور پر آپ کے حق میں خیر خواہ رہنا، آپ کے اہل وعیال اور آپ کے صحابہ سے محبت کرنا اور آپ پر درود پڑھنا۔

نیز آپ ﷺ کی ذات اور آپ کی عزت کا دفاع کرنا بھی آپ کے حقوق میں شامل ہے۔ بالخصوص موجودزمانے میں جبکہ آپ ﷺ کو دعوائے رسالت میں مشکوک قرار دینے، آپ کو برا بھلا کہنے اور آپ کا ٹھٹھا و مذاق اڑانے کے واقعات ناقابل برداشت حد تک طول پکڑ چکے ہیں۔ جیسا کہ یہود ونصاری میں سے بعض ناہنجار اور مسلمانوں کا لبادہ اوڑھے ان کے بعض دم چھلے منافقین ایسا کر رہے ہیں۔

ان حقوق کے دلائل حسب ذیل ہیں:

1۔ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلنُّورِ ٱلَّذِيٓ أَنزَلۡنَاۚ﴾ [سورة التغابن:8].

ترجمہ: سو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ۔

نیز فرمایا: ﴿فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِيِّ ٱلۡأُمِّيِّ ٱلَّذِي يُؤۡمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُونَ ١٥٨﴾ [سورة الأعراف:158].

ترجمہ: سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تا کہ تم راہ پر آ جاؤ۔

اسی طرح حدیث جبریل بھی اس کی دلیل ہے جس میں ارکان ایمان کا بیان ہے جس میں ایمان بالرسل بھی شامل ہے۔

2۔ نبی ﷺ سے محبت: آپ ﷺ سے محبت کرنے کا وجوب کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ قُلْ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَٰنُكُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَٰلٌ ٱقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَجِهَادٍ فِى سَبِيلِهِۦ فَتَرَبَّصُوا۟ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿٢٤﴾ ﴾ [سورة التوبة: 24].

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت میں ان لوگوں کے حق میں سخت وعید کا بیان ہوا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پر غیروں کی محبت کو ترجیح دیتے ہیں۔

حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاوں۔ (اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔ آپ ﷺ سے محبت کرنے کا معنی یہ ہے کہ جن چیزوں کو آپ ﷺ محبوب رکھتے ہیں انہیں ان چیزوں پر ترجیح دینا جنہیں ایک بندہ محبوب رکھتا ہے۔

www.alukah.net

آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے محبت کی بعض نشانیاں یہ ہیں : زبان آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ذکر سے خالی نہ رہے، دل وفور شوق سے معمور ہو اور جب کبھی آپ کا تذکرہ چھڑ جائے تو آنکھیں بے اختیار بہہ پڑیں۔

3۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرنا۔ فرمان باری ہے:قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ (سورة آل عمران : 32)

ترجمہ: کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالی اور رسول کی اطاعت کرو۔

4۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اتباع کرنا: آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے قول و عمل اور اعتقاد میں آپ کی اتباع واجب ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُم تَهتَدُونَ (سورة الأعراف :158)

ترجمہ:ور ان کا اتباع کرو تا کہ تم راہ پر آجاؤ۔

اور نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ !انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔

بدعت کو ترک کر کے واجب و مستحب سنتوں کی اتباع کرنا، اسی کی جانب رجوع کرنا اور اختلاف کے وقت لوگوں کے اقوال کو چھوڑ کر اسی کو فیصل بنانا، آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اتباع کی سب سے بڑی علامت ہے۔

5۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اقتدا:

اللہ رب العالمین فرماتا ہے: ﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ [سورة الأحزاب:21].

ترجمہ: یقیناتمہارے لئے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں عمدہ نمونہ موجود ہے۔

یعنی آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عمدہ نمونہ ہیں لہذا ان کی اقتدا کرو۔

نیز فرمایا: ق﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ﴾ [سورة النور:54].

شبكة الألوكة - قسم الكتب

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانو، رسول اللہ کی اطاعت کرو، پھر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو اس پر لازم کر دیا گیا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ نبی ﷺ کی اقتدا کو ترک کرنا انسان کو دونوں جہان میں ضلالت وگمراہی اور ہلاکت کی جانب لے جانے کا موجب ہے۔

6۔ آپ ﷺ کی عزت وتوقیر:

آپ ﷺ کی عزت وتوقیر واجبی امر ہے جبکہ آپ کی توہین کفر وارتداد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ شَٰهِدٗا وَمُبَشِّرٗا وَنَذِيرٗا ٨ لِّتُؤۡمِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكۡرَةٗ وَأَصِيلًا ٩ ﴾ [سورة الفتح:8-9].

ترجمہ: یقیناً ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے. تا کہ (اے مسلمانو)، تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح وشام۔

نیز فرماتا ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَرۡفَعُوٓاْ أَصۡوَٰتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ ٱلنَّبِيِّ وَلَا تَجۡهَرُواْ لَهُۥ بِٱلۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ أَن تَحۡبَطَ أَعۡمَٰلُكُمۡ وَأَنتُمۡ لَا تَشۡعُرُونَ ٢ ﴾ [سورة الحجرات:2].

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

نیز ارشاد فرماتا ہے: ﴿ لَّا تَجۡعَلُواْ دُعَآءَ ٱلرَّسُولِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَآءِ بَعۡضِكُم بَعۡضٗاۚ ﴾ [سورة النور:63].

ترجمہ: تم اللہ کے رسول ﷺ کو اس طرح نہ بلایا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

در حقیقت اللہ رب العالمین نے انہیں آپ ﷺ کو آپ کے نام "محمد" سے پکارنے سے منع کیا ہے اور آپ ﷺ کی تعظیم اور آپ کے متبعین کی تربیت کی خاطر یہ حکم دیا ہے کہ وہ آپ کو نبوت ورسالت کے القاب سے ملقب کر کے پکاریں۔، جیسے یانبی اللہ اور یارسول اللہ وغیرہ کہیں۔

7۔ شان نبوت کی تعظیم:

شان نبوت کی تعظیم سے ہر اس چیز کی تعظیم مراد ہے جس کا نبی ﷺ سے ذرا بھی تعلق ہو۔لہذا آپ ﷺ کا نام، آپ کی احادیث، آپ کی سنتیں، آپ کی لائی ہوئی شریعت، آپ کے اہل وعیال، آپ کے صحابہ اور ہر وہ چیز واجب الاحترام ہے جس کا کسی بھی طور پر آپ ﷺ سے رشتہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعظیم کی خاطر اللہ رب العالمین نے آپ کے گزر جانے کے بعد، آپ کی ازواج مطہرات پر دوبارہ کسی اور سے نکاح کرنے کو حرام کر دیا۔ نیز آپ ﷺ کے ذکر کو اللہ رب العزت نے کچھ اس طرح رفعت بخشی کہ سطح زمین کا کوئی ایسا خطہ نہیں ہے جہاں آپ ﷺ پر ایمان لانے والا اور آپ سے محبت کرنے والا موجود نہ ہو۔اور اس وقت تک کوئی اذان، اذان نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اللہ رب العالمین کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر بھی نہ کیا جائے۔

8۔ آپ ﷺ کے حق میں خیر خواہ رہنا:

اللہ تعالی نے فرمایا:وَلَا عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ (سورة التوبة :91)

ترجمہ: اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی نہیں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں۔

نیز فرمان نبوی ﷺ ہے: دین اللہ، اس کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے لئے خیر خواہی کا نام ہے۔(اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے)

آپ ﷺ کے حق میں خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ آپ پر ایمان لایا جائے، آپ سے کامل محبت کی جائے، آپ کی سنتوں کی اقتدا کی جائے، آپ کی دعوت ورسالت کی نشر واشاعت کی جائے، آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھی جائے

اور آپ کی ذات وعصمت کا دفاع کیا جائے۔

9۔ آپ ﷺ کے اہل وعیال اور آپ کے صحابہ سے محبت:

یقینا آپ ﷺ کے اہل وعیال اور آپ کے صحابہ سے محبت کرنا درحقیقت آپ سے محبت کرنے کے مترادف ہے۔لہذا جب آپ ﷺ سے محبت کرنا واجب ہے تو جو آپ کے محبوب ترین لوگ ہیں ان سے محبت کرنا بھی واجب ہے۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آپ ﷺ سے محبت کا دعوی تو کرے لیکن آپ کے اہل وعیال اور آپ کے صحابہ سے محبت نہ کرے؟ ایسا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا!

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کی خوشنودی آپ کے اہل وعیال میں تلاش کرو۔

امام دار الھجرہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اصحاب رسول ﷺ کا ذکر سن کر جس کے جبیں پر شکن آجائے وہ کافر ہے۔کیونکہ فرمان باری تعالی ہے: لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلۡكُفَّارَ (سورة الفتح: 29)

یعنی صحابہ کرام سے کفار ہی بغض وعناد رکھتے ہیں۔

10۔ آپ ﷺ پر درود بھیجنا:

فرمان باری ہے: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيۡهِ وَسَلِّمُواْ تَسۡلِيمًا ﴿٥٦﴾ ﴾ [سورة الأحزاب:56].

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود وسلام بھیجتے رہا کرو۔

اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی ناک آلود ہو جس کے پاس میرا تذکرہ ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا۔ (اسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے)

نیز سب سے بہترین درود، درود ابراہیمی ہے (جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم میں ہے):

اللَّهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّدٍ وعلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كما صَلَّيْتَ على إبْرَاهِيمَ وعلَى آلِ إبْرَاهِيمَ؛ إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ على مُحَمَّدٍ وعلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كما بَارَكْتَ على إبْرَاهِيمَ وعلَى آلِ إبْرَاهِيمَ؛ إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

ترجمہ: اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر جیسا کہ تونے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ بے شک تو بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تونے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے

اور آپ ﷺ پر درود بھیجنے کے سب سے بہتر اوقات یہ ہیں: کوئی دعا کرتے وقت، جمعہ کے دن ورات میں، آپ کا تذکرہ سنتے یا آپ کی احادیث لکھتے وقت، مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت اور نماز جنازہ میں۔

نبی اکرم ﷺ کے مقام ومرتبہ کی معرفت کے لئے ایک لائحہ عمل

- کیا آپ اپنی وضع قطع اور اپنے لباس میں نبی اکرم ﷺ کی اقتدا کرتے ہیں؟
- کیا آپ نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ اور آپ کے بعثت کے واقعات کو جاننے کا شوق رکھتے ہیں؟
- جب آپ کسی مسئلے میں تردد کے شکار ہوتے ہیں تو کیا حلال وحرام کو جاننے کے لئے اس کے متعلق نبی ﷺ کی تعلیمات کو تلاش کرتے ہیں؟
- کیا نبی ﷺ کی اطاعت میں آپ اپنے کسی محبوب ترین چیز کو ترک کرسکتے ہیں؟
- کیا آپ نبی ﷺ کے دیدار کے خواہشمند ہیں؟ اور کیا کبھی آپ یہ تمنا کرتے ہیں کہ کاش آپ نے نبی ﷺ کا دیدار کیا ہوتا اور آپ کی صحبت اٹھائی ہوتی؟
- جب کوئی شخص آپ ﷺ کو برا بھلا کہتا ہے یا آپ کی کسی سنت کا مذاق اڑاتا ہے تو کیا اس وقت آپ غضبناک ہوتے ہیں؟

اگر ان سوالات کا جواب ہاں ہے تو یقینا آپ نبی ﷺ سے محبت کرنے والے اور خیر وبھلائی کے راستے پر ہیں۔ اور امید ہے کہ آپ کی محبت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

اور اگر جواب نفی میں ہے تو آپ (کا ایمان) خطرے میں ہیں اور آپ کو اپنے نفس اور ایمان کا جائزہ لینا چاہیئے۔

میں عرش کریم کے رب؛ اللہ عظیم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو اپنے نبی ﷺ کے گروہ میں شامل کردے اور ہمارا حشر آپ ﷺ کے ساتھ کرے۔، آمین۔

عليك السلام أبا القاسم سلام الإله وريحانه وروح المصلين والصائم

ترجمہ:

اے ابو القاسم ﷺ آپ پر اللہ کی سلامتی اور رحمت ہو۔ آپ نمازیوں اور روزہ داروں کے دل کے سکون ہیں۔

والحمدلله رب العالمين وسلام على المرسلين.

خالد بن محمد الشهري

17/9/1425ھ

ص۔ب:4459الخبر

پِن کوڈ:31952

www.alukah.net

مراجع ومصادر

1. السيرة النبوية لابن هشام.
2. هذا الحبيب يا محب لأبي بكر الجزائري.
3. الرحيق المختوم لصفي الرحمن المباركفوري.
4. الخير اليقين في معجزات النبي الأمين للدكتور أحمد عوض أبو الشباب.
5. مكتبة الحديث الشريف,إصدار دار العريس.

شبكة الألوكة - قسم الكتب

www.alukah.net

فہرست

اللہ کے حبیب صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا دفاع: 2
ابتدا سے پہلے: 3
ایام شباب میں نبوی عظمت کے مظاہر: 6
صداقت وامانت: 7
رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے معجزات: 9
شان نبوت کے خلاف تہمتیں اور شبہات 14
پہلا شبہ: ان لوگوں کا آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو کاذب کہنا۔ 16
دوسرا شبہ: ان لوگوں کا آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ساحر، کاہن اور مجنون کہنا۔ 20
تیسرا شبہ:۔ ان لوگوں نے کہا: یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں جو اس نے لکھا رکھے ہیں۔ بس وہی صبح وشام اس کے سامنے پڑھے جاتے ہیں۔ 22
چوتھا شبہ:۔ نبی صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ہوس پرست قرار دینا۔ یہ شبہ مستشرقین کے نئے نئے شبہات میں سے ہے۔ 23
پانچواں شبہ: نبی صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دہشت گرد اور خون ریز قرار دینا۔ یہ نبی صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ 26
نبی اکرم صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بلند پایہ اخلاق اور آپ کی اعلی صفات 32
آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حقوق 39
نبی اکرم صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے مقام ومرتبہ کی معرفت کے لئے ایک لائحہ عمل 46
مراجع ومصادر 48

شبكة الألوكة - قسم الكتب